عرب جمہوریہ مصر ۱۸ ذی القعدہ ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۱۷ جون ۲۰۲۲ء

وطن کی فلاح وبہبود کے لیے سعی کرنا دینی فریضہ ہے

ملک ووطن شریعتِ مطہرہ کے ان چھ اصولوں میں سے ایک ہے، جس کی حفاظت کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ وطن کی محبت فطری طور پر ہر ایک کے دل میں انڈیلی گئی ہے۔ اسی بات کو نبی ﷺ نے اجاگر کرتے ہوئے اس وقت فرمایا تھا جس وقت آپ کی قوم نے آپ کو مکہ سے نکال دیا تھا، آپ نے مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم، اے زمینِ مکہ! تم اللہ کی سب سے اچھی زمین ہو، اللہ کو اپنی زمینوں میں تم سب سے زیادہ محبوب ہو، اگر مجھ کو تم سے دور ہونے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں کبھی بھی تم سے دور نہ جاتا۔

ہم پر وطن کی نعمت اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، جس پر ہم اس کا جتنا شکر کریں اتنا کم ہے، اس لیے اس کی حفاظت بھی ہم پر واجب ہے۔ اس کی حفاظت کا مطلب یہ نہیں کہ ہم صرف ہوا میں باتیں کریں، یا چند فلک شگاف کھوکھلے نعریں بلند کرلیں، بلکہ اس کا صحیح مطلب ہے سلوک وعمل! جن کو اپنے حقوق وواجبات کو صحیح طریقہ پر ادا کرکے ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔ انھیں حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ **ہم وطن میں امن وشانتی کا ماحول بنائے رکھیں**۔ امن اللہ تعالی کی وہ نعمت ہے جس کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے کی تھی۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَإِذۡ قَالَ إِبۡرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجۡعَلۡ هَٰذَا بَلَدًا ءَامِنٗا" "جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا" [بقرۃ:۱۲۶] اسی طرح سے نبی ﷺ نے امن کی نعمت کو کھانے پینے کی نعمت پر مقدم رکھا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس کو دلی سکون اور جسمانی صحت حاصل ہو جائے اور اس پر اسے دن بھر کی خوراک بھی مل جائے تو گویا اسے دنیا کی ساری نعمتیں مل گئیں۔

وطن کی طاقت اور علمی وعملی میدان میں اس کی قوت میں اضافہ اس کی حفاظت کے اہم اسباب میں سے ایک ہے۔ اور ہمارا دین تو عمل ومضبوطی والا دین ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "هُوَ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ ذَلُولٗا فَٱمۡشُواْ فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُواْ مِن رِّزۡقِهِۦۖ وَإِلَيۡهِ ٱلنُّشُورُ" "وہ ذات جس نے تمھارے لیے زمین کو پست ومطیع کردیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمھیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے" [ملک:۱۵] اور ارشاد باری تعالی ہے: "وَقُلِ ٱعۡمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُولُهُۥ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ" "کہہ دیجئے کہ تم عمل کیے جاؤ تمھارے عمل خود اللہ دیکھ

لے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے بھی (دیکھ لیں گے)"[توبہ:۱۰۵] اسی مفہوم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے، اللہ کے نبی داود بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔ ایک دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالی کو یہ پسند ہے کہ تم میں سے جب کوئی عمل کرے تو پختہ عمل کرے۔

وطن کی محبت ہم سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ انانیت، خود پرستی اور سبھی طرح کی منفی افکار سے دور ہو کر ہم وطن کی عام مصلحت کا خیال کریں! وطن کو ہماری مالی اور اخلاقی امداد کی ضرورت ہے۔ اسے اس بات کی بھی حاجت ہے کہ ایک وطن کے بیٹوں کے درمیان بھائی چارگی اور اُخوت و محبت کے رشتوں کی جڑیں مضبوط ہوں۔ نبی ﷺ نے ایک قوم میں بھائی چارگی اور اخوت و محبت کی مثال پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک امت کی مثال آپسی بھائی چارگی اور اخوت و محبت اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایک جسم کی سی ہے، جب اس کا کوئی ایک عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو پورا جسم ناخوابی اور بخار کے اثر سے تڑپتا ہے۔ حکمانے فرمایا ہے: جو صرف اپنے لیے جیے تو اسے پیدا ہی نہیں ہونا چاہیے تھا۔

برادرانِ اسلام!

وطن کی حفاظت کے راستوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وطن سے وفاداری اور اس سے اپنے رشتے مضبوط کیے جائیں، اس کے لیے قربانی پیش کی جائے، اور اس کی حدوں پر پہرا دیا جائے تا کہ امن و شانتی کی فضا ہموار ہو سکے اور جو ظالم اس کی طرف بری نظر اٹھائے، اس کے امن و سکون کو غارت کرنے کی کوشش کرے تو اس کا قلع قمع کر دیا جائے۔

ہمارا دین وہ دین ہے جس میں تعمیر و ترقی کی دعوت دی گئی ہے- اور صحیح دین داری یہ ہے کہ ملک میں زندگی کی روح پھونکی جائے اور آبادیاں قائم کی جائیں- جس میں تہذیب و تمدن کی طرف بلایا گیا ہے، یہ ایسا دین ہے جو علم پر یقین رکھتا ہے، جو عمل کو مقدس جانتا ہے، جو پختگی اور مضبوطی پر ابھارتا ہے، اور ہر طرح کے فساد و تخریب کاری سے منع کرتا ہے۔

اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ ملک کی حفاظت کسی ایک کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ سبھی ابنائے وطن کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ان سب کے دم قدم سے اس کی رونقیں ہیں، ان سب کی مشترکہ محنتوں اور خون پسینوں سے اس کی بہاروں کا سہاگ قائم ہے۔ ہر شخص اپنے میدان میں اس کی حفاظت کا پاسبان ہے، فوجی اور رپولیس ملک کا امن و امان قائم

رکھ کر اس کی حفاظت کریں، ڈاکٹر اپنے ہسپتال میں، کسان اپنے کھیت میں، مزدور اپنے کارخانے میں طالبِ علم تحصیل علم میں محنت کرکے اور اسی طرح ہر شخص اپنے کام اور اپنے پیشے میں ان کا حق ادا کرکے ملک کی حفاظت کرے!

خلاصہ کلام یہ کہ ہم سب کو اللہ کے سامنے اپنے وطن کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے، اور اس سے پہلے تو ہم سب کو اپنے ضمیر کو جواب دہ ہونا ہے کہ ہم نے اس کی ذمہ داری کس طرح نبھائی؟ تمام ابنائے وطن ایک کشتی کے سوار ہیں جس کی حفاظت سبھی کو مل کر کرنی ہوگی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدوں کو قائم کرتا ہے، اور جو ان کو پامال کرتا ہے، ان لوگوں کی طرح ہے جو ایک کشتی پر سوار ہوں، جن میں بعض اوپری منزل پر ہوں اور بعض نچلی منزل پر، نچلی منزل والوں کو پیاس لگتی ہے تو پانی پینے کے لیے وہ اوپر جاتے ہیں، ان لوگوں نے سوچا: کیوں نہ ایسا کریں کہ اپنے حصے میں ہم لوگ سراخ کرلیں تاکہ اوپر والوں کو تکلیف نہ ہو!؟ اگر (اوپر والے) ان کو ان کا اردادہ پورا کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے، اور اگر وہ ان کا ہاتھ روک لیں تو وہ تو بچیں گے ہی، ساتھ میں سارے لوگ بھی بچ جائیں گے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!